بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ درد نقرس تاحال باقی ہے۔ مگر پہلے کی نسبت آرام ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب کو اٹھوال ضلع گورداسپور جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔

آج بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ مسجد مبارک میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت عہد و نظم کے بعد زعیم صاحب حلقہ مسجد مبارک۔ مہتمم صاحب ایثار و استقلال۔ مہتمم صاحب تربیت و اصلاح۔ مہتمم صاحب تعلیم

جلد ۳۳ | ۲۲ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش | ۱۱ رجب ۱۳۶۴ھ | ۲۲ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۴۵

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مشورے

انگلستان اور ہندوستان کی صلح کے متعلق

(از ایڈیٹر)

سال رواں کے شروع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں بیان کیا کہ "یہ نیا سال جو شروع ہوا ہے اس میں میں نے صلح کی آواز بلند کی ہے۔"

یہ صلح کی آواز کیا تھی؟ اس کی تشریح اور تفصیل اُسی خطبہ میں موجود ہے۔ حضور نے فرمایا:- "وقت آگیا ہے کہ انگلستان برٹش ایمپائر کے دُوسرے ممالک بالخصوص ہندوستان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ میل جول رکھے اور اس کے ساتھ صلح کرنے کے لئے پرانے جھگڑوں کو بھلا دے۔ اور دونوں ملکر دنیا میں آئندہ ترقیات اور امن کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔"

نیز فرمایا:- "دونوں کو چاہیئے کہ اس امر کو یاد رکھیں۔ کہ صلح اور جنگ دونوں صورتوں میں جو فوائد انگلستان کو ہندوستان سے پہنچ سکتے ہیں وہ کسی اور ملک سے نہیں پہنچ سکتے۔ اور ہندوستان کو جو مدد انگلستان سے مل سکتی ہے۔ وہ کسی اور ملک سے نہیں مل سکتی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان بغیر ایک زبردست طاقت کی مدد کے ابھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔"

پھر حضور نے فرمایا۔" میں انگلستان کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اے انگلستان تیرا فائدہ ہندوستان سے صلح کرنے میں ہے۔ خدا تعالیٰ کا منشا یہی ہے۔ کہ تم دونوں مل کر کام کرو۔ اور دونوں ملکر دنیا میں امن قائم کرو۔ دونوں ملکر دنیا میں صحیح آزادی قائم کرو۔"

صلح کی تحریک اس رنگ میں کرنے کے بعد حضور نے ایک طرف تو انگلستان پر ہندوستان کی اہمیت واضح فرمائی۔ اور دوسری طرف ہندوستان پر انگلستان کی ضرورت ثابت کی اس میں حضور نے انگلستان کو مخاطب کر کے فرمایا "خوش ہندوستان انگلستان کے لئے بہت بڑی برکت۔ اور بہت بڑی طاقت کا موجب ہے۔ خوش ہندوستان میں انگلستان کے لئے امن کے زمانہ میں ایسی وسیع منڈیاں ہیں کہ اسے کہیں اور ایسی وسیع منڈیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور جنگ کے زمانہ میں انگلستان کو اتنی بڑی فوج کہیں سے بھی نہیں مل سکتی۔ جتنی خوش ہندوستان دے سکتا ہے۔ ... اگر ہندوستان خوشی کے ساتھ تعاون کرے۔ اور اپنے فوائد انگلستان کے فوائد کے ساتھ اور اپنی امنگیں اس کی امنگوں کے ساتھ وابستہ سمجھے۔ تو چالیس کروڑ کی آبادی میں سے دو کروڑ چالیس لاکھ سپاہی مل سکتا ہے۔ اور اتنے سپاہی دنیا کا اور کوئی ملک نہیں دے سکتا۔ اور کوئی حکومت اتنی بڑی فوج بہم نہیں پہنچا سکتی۔ پس ہندوستان بے شک انگلستان کے بادشاہ کے تاج کا کوہ نور ہیرا ہے۔ مگر انگلستان کو چاہیئے کہ وقت سے پہلے اس ہیرے پر پوری طرح قبضہ کر لے۔ مگر محبت اور صلح کے ساتھ اور ہندوستان کو خوش کر کے"

اس کے مقابلہ میں حضور نے ہندوستان کو ان الفاظ میں خطاب فرمایا:۔"میں ہندوستان کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اے ہندوستان بجائے اس کے کہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ تو ظالم بھیڑیوں کا شکار ہو جائے یا تیرے کھلے دروازوں میں سے غنیم اندر گھس آئے۔ تو انگلستان کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھا۔ کہ یہی ملک ہے کہ تیری سب سے زیادہ مدد کر سکتا ہے۔ تیری آزادی اور تیری حفاظت کے لئے اتنی قربانی کر سکتا ہے۔ کہ جتنی اس سے دگنی آبادی رکھنے والے ممالک بھی کبھی کرنے کو تیار نہیں ہو سکتے تاریخ میں اس کی بہت ہی کم مثالیں ہیں کہ انگلستان نے کبھی اپنے ساتھیوں کو چھوڑا ہو۔"

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا:"کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ ہندوستان کے رہنے والے یہ محسوس کریں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں۔ اگر وہ آج ان سے فائدہ اٹھائے۔ تو اسے ایسی قوت حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ اس کی آواز دنیا میں زیادہ سے زیادہ وزنی قرار دی جانے والی آواز بن سکتی ہے۔ وہ موقعہ ترقیات کا جو آج ہندوستان کو مل رہا ہے خود اس ملک کے پہلے لوگوں کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔"

اس کے بعد حضور نے اہل ہند کو آپس میں صلح اور اتحاد کرنے کی اہمیت اور ضرورت بتاتے ہوئے فرمایا۔

"دنیا میں صلح کی سکیم اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ہندوستان کی مختلف قومیں آپس میں صلح نہ کر لیں۔ اگر انگلستان ہندوستان سے صلح کرنا بھی چاہے تو موجودہ صورت میں کس سے کرے۔ کیا ہندوؤں سے وہ صلح کرے۔ مگر کیا مسلمان ہندوستان کے باشندے نہیں ہیں۔ پھر کیا وہ مسلمانوں سے صلح کرے۔ تو کیا ہندو اس ملک میں نہیں رہتے۔ پس ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کی مختلف قومیں آپس میں صلح کریں۔ مسلمان و ہندو۔ کانگریس، مسلم لیگ اور دوسری سیاسی پارٹیاں پہلے آپس میں صلح کریں۔ موجودہ حالات میں ہندوستان کی قوموں کے آپس میں اختلافات ایسی شدت اختیار کر چکے ہیں کہ دماغوں کو سکون نصیب نہیں۔"

نیز فرمایا:۔

"اس وقت صرف ہاتھ لمبا کرنے کی دیر ہے۔ اور اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ ہاتھ کی وہ انگلیاں جو ٹوٹی ہوئی ہیں۔ ایک دوسری کے ساتھ مل جائیں۔ اس وقت تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر ہندوستان کو ایک ہاتھ قرار دیا جائے۔ تو اس کی انگلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ ہندو مسلمان سکھ عیسائی اور دوسری قومیں اس ہاتھ کی انگلیاں ہیں۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

جو ڈوٹی ہوئی ہو - اور نہ کسی چیز کو انگلیوں کے بغیر پکڑا نہیں سکتے - انگلیوں کا بغیر کسی دوسرے کی مدد سے تم کسی چیز پر بوجھ تو ڈال سکتے ہو - مگر کسی چیز کو پکڑ نہیں سکتے - پکڑنا اور گرفت کرنا انگلیوں کے بغیر ممکن نہیں - جب تک تمام انگلیاں ہتھیلی کے ساتھ جڑ نہ جائیں - اس ملک کو وہ عظیم الشان کامیابیاں حاصل نہیں ہو سکتیں جو سامنے دکھائی دے رہی ہیں اور صرف ہاتھ بڑھانے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔"

یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد حضور نے نہایت ہی دردمندانہ اور ہمدردانہ الفاظ میں فرمایا:-

"میں اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں - میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ اور ہندوستان سے صلح کر لو - اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں - کہ جاؤ اور انگلستان سے صلح کر لو - اور میں ہندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں - اور پورے ادب و احترام کے ساتھ دعوت دیتا ہوں بلکہ لجاجت اور خوشامد سے ہر ایک کو دعوت دیتا ہوں - کہ آپس میں صلح کر لو۔"

اس خطبہ میں حضور نے جو کچھ فرمایا بعد کے آثار اور واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ خدا تعالیٰ کی خاص تحریک اور منشاء کے ماتحت فرمایا - کیونکہ خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر ایسے سامان پیدا کرنے شروع کر دیئے جو ہندوستان اور انگلستان کو پہلے سے زیادہ ایک دوسرے کے قریب کرنے کی ضرورت واضح کر رہے ہیں - جنگ یورپ کے ختم ہونے پر اور جاپان کے خلاف خاص تیاریوں کی طرف متوجہ ہونے پر انگلستان کو ہندوستان کو خوش کرنے کا خاص خیال پیدا ہوا - چنانچہ ان دنوں وائسرائے ہند اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں اب ضرورت اس بات کی ہے - کہ صلح کی کوشش ایسے پیرایہ اور ایسے رنگ میں ہو - کہ نتیجہ خیز ثابت ہو - نتیجہ خیز ہونے کے لئے سب سے ضروری بات مسلمانوں کا آپس میں ہندوؤں کا آپس میں - اور پھر ہندو مسلمانوں کا آپس میں اتحاد ہونا ضروری ہے - مگر افسوس کہ اس وقت بھی وہی حالت نہ صرف قائم ہے - بلکہ اس میں اضافہ ہوتا نظر آ رہا ہے جس کی طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دردمندانہ الفاظ میں توجہ دلائی تھی - کہ "زمانہ تو یہ تقاضا کر رہا تھا کہ ہندو مسلمان اور دوسری قومیں بھی ایک دوسرے سے صلح کر لیں - مگر ہو یہ رہا ہے - کہ مسلمان مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں - اور اسی طرح خواہ اوپر سے نظر نہ آئے ہندو ہندو بھی آپس میں پھٹ رہے ہیں - اور اتحاد کی طرف قدم اٹھانے کی بجائے اختلافات کو بڑھایا جا رہا ہے۔"

ان حالات میں یہی دعا ہے - کہ خدا تعالیٰ اہل ہند کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات پر غور و فکر کرنے اور ان کی روشنی میں اپنے ملکی - قومی - اور سیاسی حقوق حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے - جو خلاصۃً اس مضمون میں پیش کئے گئے ہیں - اور حکومت برطانیہ کو بھی ہندوستان کو خوش کر کے اپنا حلیف بنانے کی اہلیت عطا کرے -

ایک قابل عبرت چشم دید تاریخی واقعہ

۲۲ جون کی تاریخ اور دن جمعہ نے مجھے ایک اہم واقعہ کی یاد دلا دی - جو آج سے کئی سال قبل اسی تاریخ اور اسی دن رونما ہوا - اور میری آنکھوں نے دیکھا تھا - بات یہ ہے - کہ امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان جن کے عہد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند بالکل بے گناہ غلاموں کو نہایت سنگدلی سے شہید کیا گیا تھا - کابل سے بھاگ کر تاج محل ہوٹل بمبئی میں آ ٹھہرے - اور آخر ۲۲ جون ۱۹۲۹ء کو وہ ڈاک کے جہاز "ملتان" سے یورپ کو روانہ ہوئے - جمعہ کا دن تھا - جہاز نے ایک بجے دوپہر روانہ ہونا تھا - میں ان دنوں اتفاق سے بمبئی میں تھا - اخبار میں اطلاع دیکھ کر بندرگاہ پر پہنچا - دیکھا کہ امان اللہ خان اور ان کے بڑے بھائی عنایت اللہ خان بندرگاہ کے پلیٹ فارم پر معانقہ کر رہے ہیں اور زار زار رو رہے تھے - حتیٰ کہ دیکھنے والے بھی آبدیدہ ہو گئے - بہت ہی قابل رحم حالت تھی -

جہاز نے بگل دیا تو امان اللہ خان بھائی سے الوداع کہہ کر جہاز پر آ گئے - چہرہ نہایت درجہ اداس اور پژمردہ تھا - اس وقت سابق بادشاہ کابل کو رخصت کرنے کے لئے بمبئی کے چند مسلمان نوجوان اور چند مسلمان خلاصی جو بندرگاہ میں کام کرتے تھے موجود تھے -

جہاز چلا ان مزدوروں نے نعرہ لگایا - دوسرے تمام مسافر ان کے چہرے کو تک رہے تھے اور وہ خود جہاز کے جنگلے کے ساتھ کھڑے حسرت بھری نگاہوں سے سرزمین ہند کو دور ہوتے دیکھ رہے تھے - غرضیکہ بڑی عبرت کا سماں تھا - اللہ اللہ کبھی وہ دن تھے کہ خود وائسرائے ہند ان کے استقبال کو اپولو بندر پر مع باڈی گارڈ خاص و کثیر مجمع شرفاء کے گئے تھے - اور آج یہ دن کہ چند مسلمان مزدوروں کے نعروں میں رخصت ہوئے -

جہاز پر چڑھتے وقت کا فوٹو جو اسی دن شام کے اخبارات میں چھپا تھا میرے پاس موجود ہے - خاکسار عبدالرحمن شاکر قادیان -

موضع دیالگڑھ میں شاندار تبلیغی جلسہ

۲۰ جون موضع دیالگڑھ میں ایک تبلیغی جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا مبلغین مقامی تبلیغ کے علاوہ گیانی واحد حسین صاحب - مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی جلسہ میں شامل ہوئے - ایک بجے کے قریب جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نگران اعلیٰ بھی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے -

۱۲ - ۱۳ ماہ حال کو ایک جلسہ مخالفین کی طرف سے منعقد ہو چکا تھا - جس میں انہوں نے احمدیت پر اعتراضات کئے تھے -

جلسہ میں شمولیت کے لئے اٹھوال - ونجواں - کھوکھر - گلانوالی - قلعہ ٹیک سنگھ - تلونڈی جھنگلاں - پیرو شاہ - ہرسیاں - وخان فتح وغیرہ کے دوست تشریف لائے - مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر نے غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے - جناب نگران صاحب اعلیٰ نے نہایت مبسوط اور عام فہم تقریر فرمائی - ان کے علاوہ گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے صداقت احمدیت اور اجرائے نبوت کے موضوع پر لیکچر دیئے - مولوی دوست محمد صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ نے عمدہ تقریر کی - خاکسار نے بھی مختصر تقریریں کیں - پانچ بجے جلسہ ختم ہوا -

موضع مذکور کے غیر احمدی شرفاء بھی کثرت سے شامل ہوئے - اور نہایت شرافت و متانت سے تقریریں سنتے رہے - جلسہ کے حسن انتظام کے لئے جماعت احمدیہ دیالگڑھ شکریہ کی مستحق ہے - جلسہ کے بعد ایک صاحب نے بیعت کی - (انچارج مقامی تبلیغ)

جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ

اخبار الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں احباب جماعت سے جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ طلب کیا گیا ہے - احباب فوری توجہ فرما کر ممنون کریں - (نظارت دعوت و تبلیغ)

قادیان میں عظیم الشان مذاہب کانفرنس

حسب خواہش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء امسال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں ایک عظیم الشان مذاہب کانفرنس منعقد کی جائیگی جسمیں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جاویگی - جو دوسرے مذاہب پر حملے کئے بغیر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کر سکیں گے - احباب جماعت کا فرض ہے - کہ کثرت سے غیر مسلم احباب کو اس میں شرکت کے لئے ابھی سے تیار کریں اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں - تاریخ انعقاد اور مضمون سے جلد اطلاع کی جاویگی - (نظارت دعوت و تبلیغ)

ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا ہر سیکرٹری ہر خطیب اس کو دہراتا رہے کہ ہندوستان کی جماعت کو بڑھاؤ!

(از خطبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - ۸ جون ۱۹۴۵ء) — (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ)

طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

بے جا اعتراضات اور اُن کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طاعون کے متعلق جو پیشگوئی کی۔ اور جس رنگ میں اس کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا۔ اس پر ایک مجلس میں حسب ذیل طریق سے اعتراضات کئے گئے

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔ (۱) "طاعون سے اس طرف شور قیامت برپا ہے۔ دن کو آدمی اچھا ہوتا ہے۔ اور رات کو موت کی خبر آتی ہے۔"

(۲) "ایک طرف طاعون سے قیامت برپا ہے لوگوں کو مردے دفن کرنے کے لئے آدمی نہیں ملتے۔ عجیب حیرانی میں لوگ گرفتار ہیں۔" ملفوف ۲۷۵ صـ ۱۹۹ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم)

(۳) "اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور صرف چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے۔ خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ کب تک یہ ابتلا دُور ہو۔ لوگ سخت ہراساں ہو رہے ہیں۔ زندگی کا اعتبار اُٹھ گیا ہے۔ ہر طرف چیخوں اور نعروں کی آواز آتی رہتی ہے۔ قیامت برپا ہے اب میں کیا لکھوں۔ اور کیا رائے دوں۔ سخت حیران ہوں کہ کیا کروں۔ مکتوب ۲۷ (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۴ صـ ۱۱۳)

(۴) اس جگہ زور طاعون کا بہت ہو رہا ہے کل آٹھ آدمی مرے تھے۔" (ایضاً ۱۱۴)

(۵) ماسٹر محمد الدین کو تپ ہوگیا اور گلٹی بھی نکل آئی۔ اس کو بھی باہر نکال دیا ہے۔ غرض ہماری طرف بھی کچھ زور طاعون کا شروع ہے۔ اب اصل بات یہ ہے کہ محسوس طور پر تو کچھ کمی نظر نہیں آتی" ایضاً صـ ۱۱۵

حالانکہ مرزا صاحب اعلان کر چکے تھے

(۱) "مجھے ایک الہام میں معلوم ہوا تھا کہ اگر لوگوں کے اعمال میں اصلاح نہ ہوئی۔ تو طاعون کسی وقت جلد پھیلے گی۔ اور سخت پھیلے گی۔ ایک گاؤں کو خدا محفوظ رکھیگا۔ وہ گاؤں پریشانی سے بچایا جائیگا میں اپنی طرف سے گمان کرتا ہوں۔ کہ وہ گاؤں غالباً قادیان ہے۔"

(۲) "وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو۔ کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی ہے۔ کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تیس برس سے ثابت ہو رہا ہے۔ کہ وہ دونو پہلو پورے ہو گئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔ اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور شور ہے۔ مگر قادیان طاعون سے پاک ہے۔ بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا۔ وہ بھی اچھا ہوگیا کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت ہوگا"

(دافع البلاء صـ ۵)

(۳) "طاعون کی قسموں میں سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے۔ جس کا نام طاعون جارف ہے۔ یعنی جھاڑو دینے والی جس سے لوگ جا بجا بھاگتے ہیں۔ اور کتوں کی طرح مرتے ہیں۔ یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے۔ پس اس کلام میں یہ وعدہ ہے۔ کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہیں ہوگی" حاشیہ دافع البلاء صـ ۵

(۴) "کچھ حرج نہیں کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے۔ جو بربادی بخش نہ ہو۔ اور موجب فرار و انتشار نہ ہو۔ کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔"

(دافع البلاء حاشیہ صفحہ ۵)

خلاصہ تحریرات

اول الذکر خطوط کا ملخص یہ ہوا۔ (ا) "قادیان میں طاعون زوروں پر ہے۔ اتنا زور ہے۔ کہ گویا قیامت بپا ہے" (ب) "طاعون کا اتنا شدید زور ہے۔ کہ مُردے دفن کرنے مشکل ہو رہے ہیں"۔ (ج) لوگ حیران ہو گئے ہیں اور سخت ہراساں ہیں ہر طرف چیخوں اور نعروں کی آوازیں آتی ہیں۔ اور ایک قیامت بپا ہے"۔ (د) اس صورت حالات میں مرزا صاحب خود بھی حیران ہیں۔

مؤخر الذکر عبارات کا ملخص یہ ہے

(ا) قادیان طاعون جارف سے محفوظ رہے گا اور محفوظ رہا حتی کہ طاعون زدہ باہر سے آکر تندرست ہوتا رہا

(ب) جارف سے مراد جھاڑو دینے والی انسانی حد برداشت سے باہر موجب فرار و انتشار۔

(ج) شاذ کے طور پر قادیان میں طاعون کا آنا حرج کا موجب نہیں۔

(د) الشاذ کالمعدوم ہوگی بربادی بخش نہیں ہوگی۔

اعتراض

(۱) کیا یہ صورت کہ طاعون زوروں پر (۲) قیامت کی صورت کا بپا ہونا (۳) اتنا شدید حملہ طاعون کہ مُردے دفن کرنے مشکل ہو گئے (۴) ہر طرف چیخ و پکار اور نعرے (۵) لوگ حیران اور سخت ہراساں اور خود مرزا صاحب بھی حیران ہو گئے۔ اور یہ حالات مذکورہ الشاذ کالمعدوم ثابت ہوتے ہیں۔ اور قیامت بپا ہونا اور مردوں کے دفن ہونے کا انتظام مشکل ہونا موجب انتشار امر ہے یا نہیں۔ اور "بربادی بخش" صورت کی اس سے زیادہ اور کیا تعبیر ہو سکتی ہے۔ کہ ہر طرف چیخوں اور نعروں کی آواز اور مُردوں کے دفن کا انتظام مشکل ہو جانا اور لوگوں کا ہراساں ہونا۔ ان حالات میں قادیان کا "طاعون سے پاک" حد برداشت کے اندر کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور کجا یہ حالت کہ جو طاعون زدہ قادیان میں باہر سے آئے اچھا ہو جاتا ہے۔ اور کجا یہ صورت کہ "دن کو آدمی اچھا ہوتا اور رات کو موت کی خبر آتی ہے۔ اور لوگ سخت حیرانی میں ہیں"

جواب

(۱) صدق نیت کے ساتھ حق طلبی کی غرض سے تحقیق کے طور پر بعض دریافت طلب امور کو جوابات کے لئے پیش کرنا کوئی عیب کی بات نہیں۔ لیکن جو لوگ اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ انہوں نے ہزاروں نبیوں اور رسولوں کو قبول کیا۔ اور ان پر ایمان لائے۔ حالانکہ کروڑوں مخالف انہیں جھوٹا سمجھنے والے اور ان پر اعتراضات کرنے والے بھی موجود رہیں۔ تو پھر آخر ان اعتراضات کے ہوتے ہوئے کیسے سمجھ لیا۔ کہ جن نبیوں اور رسولوں کو انہوں نے قبول کیا۔ وہ سچے ہیں۔ ہمارے مخالف غیر احمدی اور غیر مسلم لوگوں نے جن معیاروں کی رُو سے انہیں سچا سمجھ کر قبول کیا۔ اگر انہیں معیاروں کی رُو سے وہ حضرت اقدس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور دعوے مسیحیت و مہدویت و نبوت و رسالت کو بھی پرکھنا چاہتے تو آسانی سے پرکھ سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے تو اعتراضات کی وہ راہ اختیار کی۔ جو کسی صداقت کے پرکھنے کی راہ نہیں۔ بلکہ ان کے اپنے مسلمہ نبیوں رسولوں پر اعتراضات کرنے والوں کی ٹیڑھی اور بے اصولی راہ ہے۔ اور کجی کی راہ اختیار کرنے والوں نے تو نبیوں رسولوں ہی سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ خدا کی ہستی تک سے بھی انکار کرنے سے دہریت کو اختیار کر لیا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی بنا پر اعتراضات کی جو صورت پیش کی گئی ہے۔ اگر وہ انصاف اور حق طلبی سے کام لیتے۔ تو اس سے ضرور ہی احتیاط اور اجتناب کرتے۔ جو خود قرآن پر اور سب نبیوں پر خطرناک حملہ ہے کیا یہ لوگ بتا سکتے ہیں۔ کہ آیت ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم جس کے رُو سے وعدہ بشارت دیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں صحابہ کو خصوصاً اور کافروں کو عموماً اللہ تعالےٰ عذاب نہیں دے گا۔ اور پھر آیت قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم (سورۃ توبہ) کے رُو سے صحابہؓ کی جنگ کو کافروں کے لئے عذاب قرار دیا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ ان کافروں کو خدا تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا۔ اب کوئی غیر مسلم اور مخالف ان آیات کی رُو سے اعتراض کی یہ صورت پیش کرے۔ کہ پہلی آیت کے رُو سے جنگ جو کافروں کے لئے بطور عذاب تھی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی موجودگی میں ہی ان جنگوں میں بعض صحابہ بھی شہید ہوتے رہے اور کافر بھی اس عذاب میں مبتلا ہوتے رہے اور قتل ہوتے رہے۔ اس وعدۂ بشارت کی تصدیق کیسے ہو سکتی ہے۔ خصوصاً جنگ احد جس میں علاوہ صحابہ کی شہادت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی سخت زخمی ہوئے اور جنگ حنین جس میں آیت اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین (توبہ) کے رو سے باوجود صحابہؓ کی کثرت کے پھر زمین باوجود فراخ ہونے کے صحابہؓ پر بوجہ گھبراہٹ تنگ ہو رہی تھی۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اسی گھبراہٹ میں ایسے اکھڑے کہ پیٹھ دے کر بھاگنے کی نوبت آگئی۔

اب بتاؤ ایک مخالف اس حالت اور وعدہ بشارت کی نسبت کیا کہے گا۔ کہ جن صحابہ کے ذریعے خدا نے کافروں کو عذاب دینا مقدر کر رکھا تھا۔ باوجودیکہ کافروں کے مقابل ان کی کثرت تھی۔ انہی پر زمین تنگ ہو گئی اور وہی شکست کھا کر بھاگے۔ ہمارے مخالف علماء کیا اس اعتراض کا جواب دے سکتے ہیں؟ اگر دے سکتے ہیں تو یہی جواب جس طریق اصابت اور معیار صداقت پر بھی پیش کریں ہماری طرف سے بھی جواب اسی منہاج کے رو سے سمجھ لیں۔ یہ صورت الزامی جواب کی علماء مخالفین کے مسلمات کے رو سے پیش کی گئی ہے۔

(ابوالبرکات غلام رسول راجیکی) (باقی)

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی مختصر سالانہ رپورٹ از یکم مئی ۴۴ء لغایت ۳۰ اپریل ۴۵ء

(۲)

مقامی احمدی احباب کی شاندار مالی قربانیاں

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اور ان کے مددگار مقامی مبلغین کی مساعی کے خوشکن نتائج

ناظرین کرام مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈ کوسٹ مشن اور ان کے مددگار مقامی مبلغین کی گزشتہ ایک سالہ تبلیغی اور تربیتی مساعی کا مختصر ذکر پڑھ چکے ہیں۔ اور ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ باوجود ان کی بے سرو سامانی کے محض ان کے اخلاص اور خداکاری کی وجہ سے کیسے شاندار نتائج مرتب کر رہا ہے۔ اور مقامی لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت اور اس کی اشاعت کی تڑپ پیدا کر رہا ہے۔ کجا تو وہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے کلیۃً ناواقف اور قسم قسم کے توہمات میں مبتلا تھے۔ اور کجا یہ کہ احمدی مبلغ کی کوشش سے مبلغ اسلام بن کر دوسروں کو اسلامی تعلیم دے رہے اور اشاعت اسلام کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی جب یہ دیکھا جائے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں بھی اپنی ہمت اور استطاعت سے بڑھ کر کر رہے ہیں۔ تو بے اختیار زبان پر خدا تعالیٰ کی حمد اور ثنا جاری ہو جاتی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں محض اپنے فضل سے اپنی مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور دنیا کے دور دراز کونوں میں بسنے والے سعید الفطرت لوگوں کو آپ کی غلامی میں داخل ہو کر اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی۔

غرض احمدیہ مشن علاقہ گولڈ کوسٹ کی سال زیر رپورٹ میں حسب ذیل آمد ہوئی

مد	پونڈ	شلنگ	پنس
چندہ عام	۸۲۹	۱۳	۱۰
چندہ عمارت	۱۳۲	۴	۱
قرض لیا گیا	۱۳۱	۶	۷
سکول فیس	۳۷۹	۹	۲
گورنمنٹ گرانٹ	۱۱۴۷	۷	۱۰
جرمانے	۲	۱۲	۰
فروخت کتب سلسلہ	۲	۹	۰
تحریک جدید	۲	۰	۰
کرایہ مکانات	۸	۹	۰
چندہ خاص	۵۶	۱	۰
صدقۃ الفطر و دیگر صدقات	۳۷۷	۱۹	۶
پریس	۴۷	۱۰	۰
مدد از قادیان	۷۱	۷	۳
میزان کل آمد	۳۱۹۰	۳	۲

اس کے مقابلہ میں اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	پونڈ	شلنگ	پنس
سکول سٹیشنری	۸۸	۱۱	۱۱
تنخواہ مدرسین	۱۹۴۰	۱۹	۹
قرض ادا کیا گیا	۱۰۰	۰	۰
ضیوف، مشن ہاؤس اخراجات	۵۹	۶	۹
سفر خرچ افریقن مبلغین	۱۰۳	۱۹	۷
تنخواہ افریقن مبلغین	۳۱۶	۱۰	۰
تنخواہ جنرل سیکرٹری و اسسٹنٹ	۱۰۷	۱۲	۰
آفس سٹیشنری	۲	۱	۲
خرچ ڈاک و تاریں	۱۷	۷	۵
کرایہ پوسٹ آفس و ریڈیو	۴	۱۱	۴
کرایہ مکانات	۵۰	۰	۰
تعمیر	۱۰	۱۳	۲
وظائف مبلغین کلاس	۱۷	۱۳	۹
سفر خرچ مبلغ انچارج و مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون	۹۸	۴	[illegible]½
تحریک جدید قادیان	۲	۰	۰
امداد غرباء	۲۶	۱۷	½
مفت تقسیم لٹریچر	۷	۱۰	۰
میزان کل خرچ	۲۸۸۱	۱۸	۸

مذہب کے لئے یہ ان لوگوں کی مالی قربانیوں کی تفصیل ہے۔ جو تھوڑا ہی عرصہ قبل جانتے ہی نہ تھے۔ کہ مذہب کیا ہے۔ اور اب جبکہ انہیں حقیقی اسلام کا پتہ ملا ہے۔ اور ایمان کی چاشنی حاصل ہوئی ہے۔ ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات برداشت کرتے ہوئے ایک طرف تو اپنے اوقات خدمت اسلام کیلئے صرف کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اموال پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔

جوں جوں احمدیت اس علاقہ میں پھیلتی جا رہی ہے۔ مختلف افسران حکومت سے ملنے اور ان کو حالات سے آگاہ کرنے کی ضرورت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ سال زیر رپورٹ میں انچارج صاحب مشن گولڈ کوسٹ نے چار بار انسپکٹر آف سکولز کالونی ورنٹی سے ملاقات کی۔ متعدد بار ڈسٹرکٹ کمشنرز اور پراونشل کمشنر سے ملے۔ نئے چیف کمشنر آف کالونی کو ان کے تقرر پر مبارکباد کا تار دیا۔ عام طور پر سرکاری حکام اچھی طرح ملتے اور پیش کردہ حالات اور واقعات پر ہمدردی سے غور کرتے ہیں۔

تبلیغ بذریعہ خطوط

تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ خط و کتابت بھی ہے۔ مختلف مقامات سے جو خطوط موصول ہوتے ہیں۔ ان میں کئی قسم کے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اور تبلیغی نکتہ نگاہ سے ان کے جواب دینا بہت مفید ہوتا ہے۔ سال زیر رپورٹ میں قریباً ۸۰۰ خطوط موصول ہوئے اور گیارہ سو کے قریب لکھے گئے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ خط و کتابت کا سلسلہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور یہ بھی ایک اہم اور مشقت طلب کام ہے۔ جو مبلغ انچارج کو کرنا پڑتا ہے۔

متفرقات

مکرم مولوی مبشر صاحب نے خدام الاحمدیہ انصار اللہ۔ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکوں کو جاری کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ باقاعدہ ان کے جلسے ہوتے رہے۔ اور اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت کی تحریک کو اسی عمدگی کے ساتھ چلایا۔ کہ احباب جماعت کو خود مشقت کے کام کرنے کی مشق کے علاوہ ۶۵ پونڈ کے قریب اس سے آمد بھی ہوئی۔

ماہ جون ۱۹۴۴ء میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون ہندوستان واپس جاتے ہوئے قریباً ایک ماہ گولڈ کوسٹ ٹھہرے۔ اور احمدی جماعتوں کو نہایت ہی مفید نصائح کرتے رہے۔ ۴۰ پونڈ کے قریب جماعت نے ان کے دورہ پر خرچ کئے۔ مبلغین کلاس کے دو نوجوانوں کو سیرالیون میں بطور ٹیچر روانہ کیا گیا۔ جو خدا کے فضل سے وہاں بہت ہی اچھا کام کر رہے ہیں۔ گرلز سکول کے لئے ایک احمدی نے ۱۰ ایکڑ زمین جماعت کو دی۔

غرض خدا تعالیٰ کے فضل سے گولڈ کوسٹ کے علاقہ میں بھی احمدیت ہر طرح ترقی کر رہی اور تبلیغ کا کام روز بروز وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مکرم مبشر صاحب اور ان کے مددگار اصحاب کو بیش از بیش خدمات اسلام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر طرح اپنی حفاظت میں رکھے۔

تھیوسوفیکل سوسائٹی کانپور میں ایک احمدی مبلغ کی تقریر

قرآن کریم سے اہم سوالات کے جواب

ورتمان اخبار کانپور ۱۷ جون کے اعلان کے مطابق ملک غلام احمد صاحب ارشد کی تقریر تھیوسوفیکل سوسائٹی میں اس موضوع پر قرار پائی۔ کہ آپ اپنی الہامی کتاب سے اس مسئلہ کو حل کریں۔ کہ پیدائش انسانی میں تفاوت اور اختلاف کیوں ہے۔ سب انسانوں کو ایک جیسا اللہ تعالیٰ نے کیوں نہیں بنا دیا۔ چنانچہ ۱۸ جون کو ۷½ بجے شام تھیوسوفیکل سوسائٹی ہال میں مولوی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ سب سے پہلے آپ نے قرآن مجید کی نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کی۔ بعدہٗ آپ نے بتایا۔ کہ میرا تعلق اس جماعت سے ہے۔ جس کے بانی نے دنیا میں یہ اصول اپنی الہامی کتاب سے پیش فرمایا۔ کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ یعنی ہر قوم کے اندر خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر۔ منی رشی پیدا ہو کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو مخلوق کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہ رکھی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بھگتی کرکے اس سے اس دنیا میں ہی مل جائے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن مجید سے تفاوت مراتب اور اختلاف طبائع کے متعلق تین حکمتیں نہایت مدلل اور عام فہم پیرایہ میں بیان کیں۔

پہلی حکمت یہ پیش کی۔ کہ مہمات دنیا یعنی امورِ معاشرت بہ احسن وجوہ صورت پذیر ہوں۔ چونکہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اور بغیر ایک دوسرے کی مدد کے کوئی امر اس کا انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً روٹی کو دیکھئے۔ جس پر زندگانی کا مدار ہے۔ اس کے تیار ہونے کے لئے کس قدر تمدنی تعاون درکار ہے۔ پس اس قادر مطلق نے یہ تفاوت اس لئے رکھا۔ تا مختلف کام مختلف لوگ کر سکیں۔

دوسری حکمت یہ رکھی ہے۔ کہ تا نیک اور پاک لوگوں کی خوبی ظاہر ہو۔ کیونکہ ہر ایک خوبی مقابلہ سے ہی ظاہر ہوتی ہے اور تا ہر انسان کو دوسرے کی طرف دیکھ کر شکر کا موقعہ مل سکے۔

تیسری حکمت تفاوت مراتب رکھنے میں اللہ تعالیٰ کی انواع و اقسام کی قدرتوں کا اظہار اور اپنی عظمت کی طرف توجہ دلانا ہے۔ آخر میں توحید الٰہی پر زور دیتے ہوئے احمدیت کا پیغام مختصر الفاظ میں پیش کیا۔ یہ تقریر قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

اس کے بعد صدر صاحب نے مولوی صاحب کی تقریر پر ریمارکس دیتے ہوئے فرمایا۔

"مولانا صاحب نے جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جو اصول اپنی الہامی کتاب سے احمدی نقطۂ نگاہ سے پیش کیا۔ کہ تمام بزرگوں کی عزت کرو۔ یہ نہایت شاندار ہے۔ اور ہم نے پہلے کسی مسلمان سے ایسا نہیں سنا۔ یہ آج پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ قادیان کے نمائندہ سے سننے کا موقعہ میسر آیا ہے۔ کہ قرآن مجید کے اندر ایسا زریں اصول بھی موجود ہے۔ کہ تمام مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کی عزت کرو۔ ہم مولانا کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہم نے اس قسم کی تقریر پہلے کسی مسلمان سے نہیں سنی۔ مولانا صاحب نے جو توحید کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کہ تمام انبیاء۔ منی۔ رشی توحید کو پیش کرتے آئے ہیں۔ واقعی آپ کا فرمانا اپنے اندر معقولیت رکھتا ہے۔ باقی رہا یہ جھگڑا کہ پیغمبروں میں سے کون بڑا اور کون چھوٹا ہے۔ اس مسئلہ کو ہم بآسانی نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ ہر مذہب کے اندر پیغمبر آتے رہے ہیں۔ دوسرے مسلمان اس اصول پر ہرگز عمل نہیں کرتے۔ بلکہ دوسروں کے بزرگوں کو بُرا کہنا ثواب خیال کرتے ہیں۔ اگر جماعت احمدیہ اس آیت قرآنی کے ماتحت زور دے۔ تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ تاکہ دوسرے مسلمانوں کے اندر اس کی اہمیت پیدا ہو جائے۔ اور دنیا میں امن قائم ہو۔ جماعت احمدیہ کے اس اصول پر جو کہ مولانا نے پیش کیا ہے۔ ہم مولانا کو مبارکباد دیتے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے یہ ذکر کیا۔ ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مگر چونکہ یہ ایک بڑا وسیع مسئلہ ہے۔ اس لئے حل نہیں ہو سکتا۔ آج مولانا نے اپنی الہامی کتاب سے عقلی اور نقلی طور پر نہایت شاندار طریق سے حل کر دیا ہے۔ ہم مولانا کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آخر میں صدر صاحب نے یہ اعلان کیا۔ کہ اگر کسی نے مولانا صاحب سے کچھ پوچھنا ہو۔ تو پوچھ لے۔ اس پر سامعین میں سے بعض نے نہایت شرافت اور متانت سے سوالات کئے۔ اور مولوی صاحب قرآن مجید سے ان کو حل کرتے رہے۔ سوالات کا یہ سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ آخر میں صدر صاحب نے تین چار سوالات کئے۔ کہ مولانا صاحب ان پر اچھی طرح غور کر آئیں۔ تاکہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ہمیں ان شبہات کا حل بتلائیں۔ (خاکسار عبد الغفار سیکرٹری)

جامعہ احمدیہ میں علمی تقاریر

قادیان ۲۱ جون۔ حسب اعلان آج آٹھ بجے صبح جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں زیر صدارت جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" جلسہ ہوا۔ جس میں گیانی عباد اللہ صاحب نے مختصر طور پر لیکن نہایت جامع الفاظ میں "گورو گرنتھ اور سکھ صاحب" کے مضمون پر پر از معلومات تقریر کی۔ گرنتھ صاحب کے متعلق متعدد نامور سکھ اصحاب کی تحریرات کے ذریعہ تاریخی طور پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتلایا۔ کہ اس کتاب کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ اور اس طرح اس کتاب کا زمانہ تصنیف بیان فرمایا۔ اور یہ بھی بتایا۔ کہ تاریخی لحاظ سے اس کے جمع و تدوین کی کیا صورت ہے۔ آپ نے گرنتھ صاحب کے مختلف شبدوں سے سکھ لٹریچر کی روشنی میں بیان کیا۔ کہ موجودہ گرنتھ میں تحریف و تبدیل کثرت سے موجود ہے۔

گیانی صاحب کی تقریر کے بعد سوال و جواب کے لئے بیس منٹ دیئے گئے۔ کئی اصحاب نے مختلف سوالات کئے۔ اور گیانی صاحب نے مدلل جواب دیئے۔

اس کے بعد جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے اختصار کے طور پر "مبلغ کے فرائض" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ تبلیغ کے سلسلہ میں مناظرانہ رنگ نہیں بلکہ ہمدردانہ رنگ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور اس میدان میں دعا سے زیادہ کام لینا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ مومن موقع شناس ہوتا ہے۔ اس لئے تبلیغی میدان میں ہر کام مصلحت اور وقت کے مطابق ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد گیانی دیوان سنگھ صاحب مفتون نے گیانی عباد اللہ صاحب کی تقریر پر ریویو کرتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ایک غیر سکھ صاحب کو میں نے "گورو گرنتھ صاحب" کے متعلق ایسا ٹھوس اور تحقیقی مضمون بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ فخر صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔

آخر میں جناب صدر صاحب نے مختصر الفاظ میں تقاریر پر ریمارکس کئے۔ اس دوران میں حاضرین کی درخواست پر جناب حکیم صاحب جناب گیانی دیوان سنگھ صاحب اور جناب عبد السلام صاحب اختر نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ بالآخر جناب پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ (عزیز الدین احمد سیکرٹری تقاریر)

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

۳۰ جون و یکم جولائی بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔ مرکز سے مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی اور گیانی واحد حسین صاحب تشریف لائینگے۔ ضلع شیخوپورہ اور لاہور کے احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قیام و طعام کا بندوبست بذمہ انجمن ہوگا۔ فقط والسلام (خاکسار سید ولایت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین)

جماعت احمدیہ جہلم کا تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۹، ۳۰ جون و یکم جولائی ۱۹۴۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار جماعت احمدیہ جہلم کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ جس میں قادیان سے مبلغین تشریف لا رہے ہیں۔ قرب و جوار کی جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی جلسہ میں شرکت فرما کر رونق کو بڑھائیں۔ کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ جہلم کے ذمہ ہوگا۔ (عبد الستار سیکرٹری تبلیغ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۴۲۴ منکہ محمود احمد ولد شیخ غلام نبی صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۴-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ -/۶۸ روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ باقی جائیداد متروکہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ علاوہ ازیں میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ العبد محمود احمد کلرک ریلوے اسٹیشن نواب شاہ سندھ گواہ شد۔ علیم الدین حیدرآباد سندھ گواہ شد شیخ عبدالغنی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۲۵ منکہ حافظ حکیم مشتاق احمد ولد ملک علی محمد صاحب قوم اوان عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن پشاور محلہ گنج مکان عشائے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ صرف میرے لڑکے کی طرف سے -/۴۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں جس کو میرا لڑکا ملک بشیر احمد پائیلیٹ آفیسر ماہوار اپنے حصہ وصیت ۸۴۱۶ کے ساتھ ادا کرتا رہے گا۔ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے لڑکے اس وصیت کے پابند ہوں گے۔ العبد مشتاق احمد موصی بقلم خود گواہ شد:۔ ملک بشیر احمد پسر موصی۔ پائیلیٹ آفیسر

نمبر ۸۴۵۲ منکہ علی حیدر خان ولد حضرت ملک رحیم بخش صاحب علیہ الرحمت قوم جویا پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن مٹھ ٹوآنہ ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵-۴-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور زرعی اراضی جو واحد طور پر اپنی ہے۔ دو مربعہ واقعہ رقبہ مٹھ ٹوآنہ میں ہے اور قریب ۱۰۰ بیگہ اراضی رقبہ جو میرے پاس عرصہ سے رہن چلا آتا ہے ۶۸ بیگہ اراضی واقعہ دفینہ مٹھ ٹوانہ جس پر -/۴۰۰ روپے رہن کا میرے ذمہ ہے۔ اس اراضی میں اکیلا پیداوار خدا کے فضل سے حاصل کر رہا ہوں جس کی آجکل کی قیمت تخمینًا -/۲۶۹۶۰ روپے ہے۔ اراضی مرہونہ جو میرے پاس رہن ہے سے مجھے -/۲۴۰۰ وصول ہونا ہے لیکن ۶۸ بیگہ والا تکرہ پر میں -/۴۰۰ زر رہن ادا بھی کرنا ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس قریبًا ۵۰۰۰ روپیہ نقد بھی موجود ہے۔ اور ایک مکان پختہ مٹھ ٹوآنہ میں ہے جس کی تعمیر پر ۱۹۴۴-۲۹ء میں -/۴۰۰۰ روپیہ خرچ ہوا۔ اس جملہ جائیداد کا میں واحد مالک ہوں اس کے علاوہ ایسی جائیداد بھی ہے۔ جو میرے بھائی محمد یوسف خان صاحب احمدی کے ساتھ مشترکہ ہے مگر مجھے اس کی تفصیل معلوم نہیں میں اپنی موجودہ جائیداد قیمتی -/۲۹۶۰۴ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ میں محکمہ پولیس میں سب انسپکٹر ہوں۔ اور مجھے آجکل -/۱۲۴ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ خدا اپنے فضل اور احسان سے قبول فرمائے آمین ثم آمین۔ یہ جائیداد میری پیدا کردہ ہے میری وفات پر جائیداد مذکورہ کے علاوہ پائی جاوے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد علی حیدر خان سب انسپکٹر پولیس مظفر گڑھ۔ گواہ شد۔ ناصر علی ایچ وی سی مظفر گڑھ۔ گواہ شد: محمد حق نواز خان ٹیکسیشن ممبر

کوئی رقم پھونک رہا ہے

دیکھئے کہیں آپ ہی تو نہیں۔ پھونکنے کے طریقے پر نہ جائیے، یہ مختلف بھی ہو سکتا ہے۔
جب کبھی آپ بے ضرورت یا چڑھے ہوئے داموں پر کوئی چیز خریدیں تو گویا اپنی رقم برباد کرتے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ زمانۂ جنگ کی بے تحاشا قیمتوں پر چیزیں خریدنا بڑے خسارے کا سودا ہے۔

بہت سی چیزیں تو بالکل دستیاب ہی نہیں، اور جو ہیں بھی ان کی رسد بہت تھوڑی ہے۔ راشن بندی اور کنٹرول کا نفاذ اسی لئے کیا گیا ہے کہ مہیا مقدار میں سب کو مناسب حصۂ رسد مل سکے۔ کنٹرول شدہ اشیا کی قیمت بھی جنگ سے پہلے کی قیمت سے بہت زیادہ ہے۔ جن پر کنٹرول نہیں ان کا تو پوچھنا ہی کیا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کو باشندۂ ملک کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری کا احساس ہوگا اور آپ بلیک مارکٹ کے مشکوک داموں پر سودا خریدنے کے قائل نہ ہوں گے۔ آخر پانچ روپے کی چیز کے دس روپے کیوں دیئے جائیں؟ اس سے کہیں بہتر یہ ہے کہ خریداری قیمتوں کے سدھرنے تک ملتوی کر دی جائے، اس وقت آپ کم قیمتوں پر بہتر سامان خرید سکیں گے۔

کل کا فکر آج کیجئے جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگایئے جہاں یہ محفوظ رہے اور وقت ضرورت آپ کو مل سکے۔
نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس، سرکاری قرضے، ڈاکخانے کا سیونگز بینک کھاتہ، بیمہ پالیسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کا بچت کھاتہ، یہ سب مدیں محفوظ بھی ہیں اور فائدہ مند بھی۔ زمین، عمارات، خام یا صنعتی اشیاء، اور جواہرات خرید کر اپنی رقم کو خطرے میں نہ ڈالئے۔ ان کی قیمتیں آجکل بہت چڑھی ہوئی ہیں، اور ان کے جلد گر جانے کا امکان ہے۔ مستقبل کے لئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائنینس نے شائع کیا AAA 190

لودھراں ضلع ملتان میں صدر انجمن احمدیہ کا رقبہ فروخت ہو رہا ہے

لودھراں ضلع ملتان میں صدر انجمن احمدیہ کا زرعی رقبہ جو تقریباً ۱۱۴ کنال ۱۵ مرلے ہے قابل فروخت ہے۔ ایک صاحب اس رقبہ کی قیمت ۵۹۰/- دیتے ہیں۔ اگر کوئی دوست اس رقبہ کو زیادہ قیمت پر فروخت کرا سکیں تو دفتر ہذا میں دس دن کے اندر اندر اطلاع کر دیں۔
المعلن ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

روپ سنوار

چہرے کی چھائیاں، کیل اور بدنما داغ چند دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ رنگ گورا اور جلد ملائم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ داد چنبل اور پھوڑے پھنسیوں کے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۲/- علاوہ محصول ڈاک
حمیدیہ فارمیسی قادیان

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں ہسٹریا مراق کیلئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں
قیمت یکصد گولیاں ۔۔ تین روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

چرمی مصنوعات

زنانہ اور مردانہ خوبصورت بٹوے۔ گھڑیوں کے پٹے۔ کمر کی پیٹیاں۔ چمڑے کے اعلیٰ درجہ کے سوٹ کیس واچی کیس اور چمڑے کی دوسری نفیس اشیاء ہم سے خریدیئے۔ ایجنسی کے خواہشمند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔ جیم لیدر انڈسٹریز
2/3 HABIB MANSION
CHARNI ROAD
- BOMBAY-4 -

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پیرس ۱۲ جون۔ شام و لبنان میں صورت حالات تشویشناک ہے۔ لبنان کی ریلوے نے عام سٹرائیک کر رکھی ہے۔ فرانسیسی فوج میں جن لبنانی باشندوں کو مقامی طور پر بھرتی کیا گیا تھا۔ وہ فوج سے بھاگ رہے ہیں۔ فرانسیسی شہری ایک ایک شہر سے نکل گئے ہیں۔

پیرس ۱۲ جون۔ اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ امریکی گروپ نے ۱۲ ہزار ایسے نازیوں کو پکڑ لیا ہے۔ جو سیاہ فہرست میں درج تھے۔

پٹنہ ۱۲ جون۔ بہار اسمبلی میں کانگرس پارٹی کے رکن مسٹر جگ جیون رام ایم۔ ایل۔ اے نے "اونچی ذات کے ہندو" کی اصطلاح استعمال کرنے پر گاندھی جی کے اعتراض کو چیلنج کیا ہے۔ اور ان کو پونہ پیکٹ کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہا ہے۔ کہ کیا اس میں ہریجن اور غیر ہریجن ہندوؤں کو تسلیم نہیں کیا گیا؟ ہریجن ہندو ہیں۔ اور اس کا انہیں پورا پورا حق ہے۔ کہنے کو تو یہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ مگر جب عمل کا وقت آتا ہے۔ تو ہریجنوں کو ایک سے زیادہ مرتبہ ان کے جائز حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ کانگرس اور ہندو مہاسبھا ایمانداری سے سوچیں۔ کہ کیا وہ ہریجنوں کے ساتھ انصاف سے پیش آ رہی ہیں"

کلکتہ ۱۲ جون۔ آل انڈیا حاجیز ویلفیئر لیگ کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے حکومت ہند کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے۔ کہ گذشتہ سال کراچی کی بندرگاہ پر حاجیوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور درخواست کی ہے۔ کہ ہندوستان کی دو اور بندرگاہوں کو حج کی جہازرانی کے لئے کھولدیا جائے۔ نیز کسٹم اور حاجیوں پر سے دوسری پابندیاں اٹھائی جائیں۔

روم ۱۲ جون۔ ایکشن پارٹی کا لیڈر سائنور فیرو کیو پاری اٹلی میں حکومت بنا لینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

بیروت ۱۲ جون۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ شمال مغربی شام میں ترکیہ کی سرحد کے قریب ابلس کی سرحدی چوکی پر لڑائی ہو گئی۔ جبکہ فرانسیسی دستوں نے ان مقامی کھمبوں پر گولی چلا دی۔ جو یہاں سے جا رہے تھے۔ ابھی اس حادثہ کی کوئی مزید تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ جو دریائے فرات کے قریب وقوع پذیر ہوا۔

شملہ ۱۲ جون۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے پابند ارکان یا صوبائی کانگرس کمیٹی کا کوئی پابند رکن ویول کانفرنس کے دوران میں شملہ جانا چاہے۔ تو اسے متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے لئے درخواست دینی چاہیئے۔

بمبئی ۱۲ جون۔ بارش کے باوجود ایک لاکھ سے زیادہ اشخاص نے پنڈت جواہر لال نہرو کا سٹیشن پر استقبال کیا۔ پنڈت جی کو بمبئی کے آراستہ بازاروں میں جلوس کی شکل میں جناح ہال میں لے جایا گیا۔ جہاں شہر کی مختلف ایسوسی ایشنوں کی طرف سے انہیں پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا گیا۔

نیویارک ۱۲ جون۔ امریکہ کی ایک خاتون کلارے بوتھ نے جو یورپ کے دورہ سے واپس آئی ہیں۔ کولمبیا یونیورسٹی کلب میں تقریر کرتے ہوئے یہ وارننگ دی۔ کہ روسی کمیونزم یورپ پر چھا رہا ہے۔ کمیونسٹ یورپ میں کمیونزم پھیلانے کے لئے ویسے ہی سخت گیرانہ طریقے اختیار کر رہے ہیں۔ جس قسم کے نازی کیا کرتے تھے۔ یورپین مقبوضہ ملکوں میں روسی پالیسی یہ ہے۔ کہ روسی پروگرام کو قبول نہ کرنے والے ہر شخص کو موت یا جلا وطنی کی سزا دی جاوے۔ اس وقت یورپ کی ۱۳ قوموں پر روسی کمیونزم غلبہ حاصل کر چکا ہے۔ اور اگر امریکہ نے جہاں جہاں اسے اثر و رسوخ حاصل ہے۔ انٹی کمیونسٹ گورنمنٹوں کی حمایت نہ کی۔ تو اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔

نیویارک ۱۲ جون۔ کل جنرل آئزن ہاور کے استقبال کے لئے نیویارک کے لوگوں کا تین میل لمبا جلوس نکالا گیا۔ ایسا شاندار استقبال ملک کی تاریخ میں آج تک نہیں دیکھا گیا۔

مدراس ۱۲ جون۔ دیوان بہادر آر سرینواس پریذیڈنٹ مدراس پراونشل شیڈیولڈ کاسٹ فیڈریشن نے وزیر ہند کو ایک تار بھیجا ہے۔ کہ ہندوستان کے ہریجنوں کو یہ جان کر بڑی تشویش ہوئی ہے۔ کہ نئی ایگزیکٹو کونسل میں ہریجنوں کا صرف ایک نمائندہ لیا جائیگا۔ ہریجنوں کو جن کی تعداد مسلمانوں کے برابر ہے۔ مسلمانوں سے کم نمائندگی کسی طرح بھی نہیں ملنی چاہیئے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ کینیڈا کے وزیر اعظم میکنزی کنگ کو پرنس البرٹ کے حلقہ انتخاب سے شکست ہو گئی ہے۔ فوجی ووٹوں نے مسٹر میکنزی کنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔

پیرس ۱۲ جون۔ ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ جرمنی میں اتحادی ملٹری گورنمنٹ کے حکام نے جرمن بنک کے والٹ سے ایک ارب روپیہ کی مالیت کا غیر ملکی سیکورٹیاں سونا اور چاندی برآمد کی ہے

پیرس ۱۲ جون۔ فرانسیسی مشاورتی اسمبلی میں غیر ملکی معاملات پر بحث کے دوران میں شام اور لبنان کا ذکر کرتے ہوئے جنرل ڈیگال نے کہا۔ کہ مجھے امید ہے کہ ایسا سمجھوتہ ہو جائیگا۔ جس سے برطانیہ اور فرانس کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہ سکیں گے۔ یہ چیز ہماری پالیسی کی بنیاد ہے۔ اور بین الاقوامی مفاہمت کے لئے ضروری ہے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ کل یارک شائر میں انتخابی تقریر کے دوران میں سر سٹیفورڈ کرپس نے روس اور برطانیہ کے تعلقات کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر کنزرویٹو گورنمنٹ انتخاب میں جیت گئی۔ تو روس اور برطانیہ کے تعلقات میں خرابی پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اگر برطانیہ یورپ میں زیادہ امن چاہتا ہے۔ تو اسے نئے لوگوں اور دوسروں کی حمایتی گورنمنٹ بنانی ہوگی

بمبئی ۱۲ جون۔ آل انڈیا ڈپریسڈ کلاسز لیگ کی طرف سے وائسرائے کو تار بھیجا گیا ہے۔ کہ رائے بہادر شوراج سارے ہریجنوں کے نمائندہ نہیں۔

پیرس ۱۲ جون۔ ایک پریس کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ الیسو میں آرمی گروپ کے برطانوی اور کینیڈین سپاہیوں میں جرمنی کے ہتھیار ڈال دینے کے بعد سے امراض خبیثہ میں ۸۰ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے

واشنگٹن ۱۲ جون۔ یو ایس ایس ایمنز نام کا جنگی جہاز اوکی ناوا کے ساحل کے نزدیک غرق ہو گیا ہے۔ اس پر جاپانی خود کشی کرنے والے جہازوں نے حملہ کیا تھا۔ جہاز کو اتنا زیادہ نقصان پہنچ گیا۔ کہ ۶ اپریل کو حملہ کے بارہ گھنٹے بعد اسے اس کے ساتھی جہازوں کو ہی غرق کرنا پڑا۔ یہ جہاز پریذیڈنٹ روز ویلٹ کو طہران لے گیا تھا۔

لنڈن ۱۲ جون۔ ایک برطانوی طیارے نے انگلستان سے کراچی اور کراچی سے انگلستان تک کے ۹۱۲۰ میل کے سفر کو دو دن 8 گھنٹے اور ۱۱ منٹ میں طے کیا۔ درحقیقت اس طیارے نے ہوا میں ۴۱ گھنٹے ۲۳ منٹ میں سفر طے کیا تھا۔ باقی وقت تیل یا مال لادنے میں صرف ہوا۔ ورنہ خیال کیا گیا ہے۔ کہ اس سے بھی کم وقت صرف ہوتا۔

کراچی ۱۲ جون۔ حکومت نے تمام اضلاع کے افسروں کو لکھ دیا ہے۔ کہ فصل گندم کے بارہ میں صحیح رپورٹ بھیجیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ سندھ میں گذشتہ سال کی نسبت آدھی فصل ہوئی ہے۔ تاجروں نے سفارش کی ہے۔ کہ سندھ سے گندم کی برآمد بند کر دی جائے۔

برسیلز ۱۲ جون۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ شاہ لیوپولڈ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ تاج و تخت سے دستبردار نہیں ہونگے۔

دہلی ۱۲ جون۔ آل انڈیا ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ برما کا چاول بہت ہی جلد ہندوستان آنا شروع ہو جائیگا۔ یہ سلسلہ جاپانیوں کی فتح کی وجہ سے کٹ گیا تھا۔ اس چاول سے بنگال کی خوراک کی صورت حالات درست ہو جائیگی۔

منیلا ۱۲ جون۔ دسویں امریکن فورس کے کمانڈر نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ چھ ماہ تک ہم اس قابل ہو جائینگے۔ کہ جاپان پر روزانہ ۱۲ لاکھ ٹن بم گرا سکیں۔ آپ نے کہا کہ جاپان پر ۱۹۴۶ء ختم ہونے سے پہلے فتح حاصل ہو جائیگی۔

لاہور ۱۲ جون۔ گندم -/۸/۸ روپے۔ چنے سیاہ -/۱۲/۷ روپے چنے سفید -/-/۹ تا -/-/۱۳

لاہور ۱۲ جون سونا -/۱۲/۸۷ روپے چاندی -/۱۳۶ پونڈ -/۸/۵۲ روپے

امرتسر ۱۲ جون۔ سونا -/-/۸۱ روپے چاندی -/۱۳۶ پونڈ -/۸/۵۲

لنڈن ۱۲ جون۔ سٹاک ہالم سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جاپانیوں نے برطانیہ سے صلح کرنے کی بات چیت کی تجویز کی تھی۔ مگر جاپان ریڈیو نے اس اطلاع کی تردید کر دی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جاپان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

واشنگٹن ۱۲ جون۔ امریکہ کے محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکی آبدوزوں نے بحرالکاہل میں دشمن کے گیارہ اور جہاز ڈبو دیئے ہیں۔ جن میں دو ہلکے جہاز بھی شامل تھے۔